بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۳/۳۸ | بدھ ۱۲ شوال المکرم ۱۴۰۴ھ ۱۱ وفا ۱۳۶۳ ہش ۱۱ جولائی ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۵۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۰ وفا / جولائی۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ حرم محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے تاہم مزید احتیاط ضروری ہے۔ احباب کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کریں کہ خدائے کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے آمین۔

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرتِ اقدس بانیِ سلسلہ عالیہ احمدیہ

وہ تبدیلی اب ایک ہی دفعہ کر لو جو دس برس میں کرنی تھی:

راتوں کو جاگو دعائیں کرو، جو سستی کرتا ہے وہ اپنے گھر والوں اور اولاد پر ظلم کرتا ہے

بعض ابتلاء صرف تبدیلی کے واسطے ہوتے ہیں ایسی تبدیلی کہ خود انسان یہ محسوس کرے کہ میں اب وہ نہیں ہوں جو پہلے تھا

"ہماری جماعت کو واجب ہے کہ اب تقویٰ سے کام لے اور اولیاء بننے کی کوشش کرے۔ اس وقت زمینی اسباب کچھ کام نہ آوے گا اور نہ منصوبہ اور حجت بازی کام آئے گی۔ دنیا سے کیا دل لگانا ہے اور اس پر کیا بھروسہ کرنا ہے۔ یہی امر غنیمت ہے کہ خدا تعالیٰ سے صلح کی جاوے اور اس کا یہی وقت ہے ان کو یہی فائدہ اٹھانا چاہیئے کہ خدا سے اسی کے ذریعہ سے صلح کر لیں۔ بہت مرضیں ایسی ہوتی ہیں کہ دلالہ کا کام کرتی ہیں اور انسان کو خدا سے ملا دیتی ہیں۔ خاص ہماری جماعت کو اس وقت وہ تبدیلی یک مرتبہ ہی کرنی چاہیئے جو کہ اس نے دس برس میں کرنی تھی۔ اور کوئی جگہ نہیں ہے جہاں ان کو پناہ مل سکتی ہے۔ اگر وہ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کر کے دعائیں کریں تو ان کو بشارتیں بھی ہو جائیں گی ..... سکینت ..... ان پر اترے گی ..... دراصل سکینت اسی تسلی کا نام ہے جیسے میں اگر طاعون زدہ ہو جاؤں۔ اور گلے تک میری جان آ جائے تو مجھے ہرگز یہ وہم نہیں ہوگا کہ میں ضائع ہو جاؤں گا۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ صرف وہی تعلق جو میرا خدا کے ساتھ ہے وہ بہت قوی ہے انسان کے لئے ٹھیک ہونے کا یہ مفت کا موقعہ ہے۔ راتوں کو جاگو، دعائیں کرو۔ آرام کرو (لیکن) جو کسل اور سستی کرتا ہے وہ اپنے گھر والوں اور اولاد پر ظلم کرتا ہے کیونکہ وہ تو مثل جڑ کے ہے اور اہل و عیال اس کی شاخیں ہیں۔ تھوڑے ابتلاء کا ہونا ضروری ہے۔ جیسے لکھا ہے احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وھم لا یفتنون ..... بعض ابتلاء صرف تبدیلی کے واسطے ہوتے ہیں۔ عملی نمونے ایسے اعلیٰ درجہ کے ہوں کہ ان سے تبدیلیاں ہوں اور ایسی تبدیلی ہو کہ خود انسان محسوس کرے کہ اب میں وہ نہیں ہوں جو کہ پہلے تھا بلکہ میں ایک اور انسان ہوں۔ اس وقت خدا تعالیٰ کو راضی کرو حتیٰ کہ تم کو بشارتیں ہوں .....

(یا مغضب اللہ غضبت غضب شدید ننجی اھل السعادہ۔ یہاں اہل سعادت سے مراد وہ شخص ہے جو عملی طور پر صدق دکھلاتا ہے۔ خالی زبان تک ایمان کا ہونا کوئی فائدہ نہیں دیتا ..... مگر ہم آج ایک شخص کو اگر کہیں کہ سو کوس چلا جا تو وہ عذر کرتا ہے۔ حتیٰ کہ آبرو عزت کا معاملہ پیش کرتا ہے اور کاروبار کا ذکر کرتا ہے کہ کسی طرح جانے سے رہ جائے ..... بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم پر فلاں فلاں آفت آئی۔ حالانکہ ہم نے بیعت کی تھی۔ مگر ہم نے بار بار جماعت کو کہا ہے کہ نری بیعت اور صرف زبان سے ماننے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ چاہیئے کہ خدا میں گداز ہو کر ایک نیا وجود بن جائے سارا قرآن دیکھو کہ کہیں بھی صرف آمنوا نہیں لکھا ہے ہر جگہ عمل صالح کا ساتھ ہی ذکر ہے۔ (باقی ص۸ پر)

خصوصی

درخواست دعا

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی مطلع فرماتی ہیں:۔

"عزیزم مسعود احمد خان جو کراچی میں دل کی تکلیف سے بیمار ہیں۔ کی حالت بہت زیادہ تشویشناک ہے۔ بار بار سانس کی تکلیف ہو رہی ہے

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی صحت یابی کے لئے دعا کریں۔

● محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ فضل عمر ہسپتال جگر کی خرابی کا علاج کروانے کے لئے کراچی تشریف لے گئی تھیں۔ اب ان کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہت بہتر ہے تاہم ابھی پوری صحت نہیں۔ محترمہ ڈاکٹر صاحبہ تمام احباب و خواتین کا شکریہ ادا کرتی ہیں جنہوں نے انہیں دعاؤں میں یاد رکھا۔ وہ مزید دعاؤں کی درخواست کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے اور انہیں جلد از جلد ہر لحاظ سے مکمل اور کامل شفایابی عطا کرے۔ آمین!

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

کے لئے درخواستوں کے موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء ہے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ، قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۲ر شوال ۱۴۰۴ھ

۱۱ وفا ۱۳۶۳ ہش

باہمی جھگڑوں سے پہنچنے والا عظیم نقصان

قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ جب کسی سوسائٹی یا معاشرہ میں باہم لڑنے جھگڑنے اور ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی خصلت پیدا ہو جائے تو وہ معاشرہ اخلاقی انحطاط کا شکار ہو کر تباہی کے کنارے جا لگتا ہے اور اگر باہم لڑنے جھگڑنے کی خصلت دور نہ ہو اور اسے کھل کھیلنے کا موقع ملتا چلا جائے تو ایسی سوسائٹی تباہی سے دوچار ہوئے بغیر نہیں رہتی۔

باہمی جھگڑے پیدا ہوتے ہیں محبت اور اخوت کے فقدان کے نتیجہ میں اگر کسی سوسائٹی میں باہمی جھگڑے بڑھتے چلے جائیں تو یہ اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ یہ سوسائٹی محبت و اخوت کے جذبات سے عاری ہے اور تباہی کی طرف جا رہی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جہاں محبت و اخوت کے نتیجہ میں صلح و آشتی کی فضا پنپتی ہے اور ترقی کی راہیں کھلتی ہیں وہاں باہمی جھگڑوں کے نتیجہ میں دشمنیاں جنم لیتی ہیں اور تباہی کی راہ ہموار ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس حقیقت کو بہت کھول کھول کر بیان کیا ہے۔ اور ایمان لانے والوں کو اپنا یہ احسان یاد دلایا ہے کہ وہ پہلے جھگڑوں اور مناقشات کی وجہ سے تباہی کے کنارے پر جا پہنچے تھے لیکن اس نے انہیں اپنے فضل سے بھائی بھائی بنا کر اور ان کے درمیان ایک دوسرے کے لئے خیر خواہی اور محبت کی فضا پیدا کر کے نہ صرف یہ کہ انہیں تباہ ہونے سے بچا لیا بلکہ ان کے لئے دینی اور دنیوی ترقی کی راہ ہموار کر دی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ایمان لانے والوں کو مخاطب کر کے کہتا ہے:

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝

(آل عمران آیت ۱۰۴)

ترجمہ:۔ اور تم سب کے سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور پراگندہ مت ہو اور اللہ کا احسان جو (اس نے) تم پر (کیا) ہے یاد کرو کہ جب تم (ایک دوسرے کے) دشمن تھے اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی جس کے نتیجہ میں تم اس کے احسان سے بھائی بھائی بن گئے اور تم آگ کے ایک گڑھے کے کنارہ پر تھے مگر اس نے تمہیں اس (میں گرنے) سے بچا لیا۔ اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات کو بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

باہمی محبت و اخوت کے تعلق میں بنیادی اہمیت کی حامل اس آیۂ کریمہ سے یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ باہمی افتراق دین و دنیا میں تباہی کی طرف لے جاتا ہے جبکہ اتحاد و اتفاق اور باہمی اخوۃ و محبت سے دین و دنیا میں ترقی کی راہیں کھلتی ہیں۔ جہاں تک باہمی مناقشات کے نتیجہ میں دینی نقطۂ نگاہ سے پہنچنے والے نقصان کا تعلق ہے وہ ایک حدیث کی رو سے اس امر سے ظاہر و باہر ہے کہ جو لوگ باہمی مناقشات اور جھگڑوں کو اس حد تک طول دیتے ہیں کہ ان کے درمیان دشمنی پیدا ہو جاتی ہے وہ اس وقت تک اللہ کی مغفرت سے محروم رہتے ہیں جب تک کہ وہ باہم صلح کر کے پھر بھائی بھائی نہ بن جائیں۔ جھگڑے میں ایک فریق حق پر ہوتا ہے اور دوسرا ناحق پر لیکن جب تک وہ باہم صلح نہ کریں اس وقت تک وہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں مغفرت کے مستحق نہیں ہوتے۔

خدا تعالیٰ انہیں مہلت دیتا ہے کہ وہ باہم صلح کر کے اپنے آپ کو مغفرت کا مستحق بنا لیں۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا۔

(مسلم)

ترجمہ:۔ پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور ہر اس بندہ کی مغفرت کی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو مگر وہ شخص کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان کوئی عداوت ہو تو انکے متعلق کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کو مہلت دے دو یہاں تک کہ یہ دونوں صلح کر لیں ان دونوں کو مہلت دے دو یہاں تک کہ یہ دونوں صلح کر لیں۔

اس حدیث سے ظاہر ہے کہ اگرچہ اصل اور آخری حساب کتاب قیامت کے دن ہوگا لیکن اس دنیا میں بھی ساتھ کے ساتھ ایک حساب ہو رہا ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ اس امر کا جائزہ لیتا رہتا ہے کہ اس کے کسی بندے نے کس حد تک اپنے آپ کو مغفرت کا مستحق بنایا ہے۔ جو چیز کسی کی مغفرت میں روک بنتی ہے وہ دو بھائیوں کے درمیان پائی جانے والی مناقشت اور دشمنی ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ تو ان کے دلوں میں الفت پیدا کر کے انہیں بھائی بھائی بنانا چاہتا ہے لیکن وہ باہم جھگڑے مول لے کر عداوت کی راہ پر چل نکلتے ہیں۔ خدا تعالیٰ جو ارحم الراحمین ہے انہیں مہلت دیتا ہے کہ وہ باہم صلح کر کے اپنے آپ کو مغفرت کا مستحق بنا لیں۔ یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ جب تک وہ صلح نہ کریں مغفرت کے مستحق نہیں ہوتے۔

اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ لوگوں کے درمیان معمولی معمولی باتوں پر جھگڑا ہو جاتا ہے۔ جو لوگوں کی ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے طول پکڑتا چلا جاتا ہے اور باہم دشمنی پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسے لوگ محض ذاتی انا کی خاطر صلح پر آمادہ نہیں ہوتے۔ وہ اس امر سے بے خبر ہوتے ہیں کہ وہ بار بار خدا تعالیٰ کی نگاہ میں محض اس جھگڑے کی وجہ سے مغفرت سے محروم قرار پا رہے ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ رحم فرماتے ہوئے ان کے معاملے کو ملتوی رکھتا ہے اور اس طرح بار بار انہیں مہلت دیتا ہے کہ وہ باہم صلح کر کے اپنے آپ کو مغفرت کا مستحق بنا لیں۔ اگر اس پر بھی وہ باہم صلح نہ کریں تو اس سے بڑھ کر بدبختی اور کیا ہو سکتی ہے العیاذ باللہ۔

قطعات

مراحلِ تکمیل

طوعاً بھی زیرِ بارِ شریعت ہے اور کبھی
مومن قضا و قدر کے آگے خمیدہ سر
صبر آزما قضائے وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ
آتے ہیں یہ مراحلِ تکمیل بشر پہ

پاکیزگی

وصالِ یار کا دل ہو طلب گار
رضائے یار ہو رفتار و گفتار
خیالِ یار میں کھو جا کچھ ایسے
صفاتِ یار کے پیدا ہوں آثار

عبدالمنان ناہید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"جامعہ احمدیہ اور وقفِ زندگی"

راحت و سکون اور طمانیت کی زندگی

(مکرم مظفر احمد درّانی صاحب ابن مکرم محمد شریف صاحب درّانی معلم وقفِ جدید۔ متعلم درجہ رابعہ جامعہ احمدیہ ربوہ)

"میں جماعت کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنے اخلاص کا ثبوت دے اور نوجوان زندگیاں وقف کریں۔ ہر احمدی گھر سے ایک نوجوان ضرور اس کام کے لیے پیش کیا جائے۔ مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کے لیے ہر سال کم از کم پچاس طالب علم آنے چاہئیں تو ہو تو بہتر ہے۔"

(سیدنا محمود نور اللہ مرقدہٗ)

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اشاعتِ دین کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

(آل عمران آیت ۱۰۵)

"اور تم میں سے ایک ایسی جماعت ہونی چاہیے جس کا کام صرف یہ ہو کہ وہ لوگوں کو نیکی کی طرف دعوت دے اور نیک باتوں کی تعلیم دے اور بدی سے روکے اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔"

اسی طرح دوسری جگہ پر دین کی نشر و اشاعت کے لیے مرکز میں آکر لوگوں کو دینی علوم حاصل کرنے اور پھر عوام الناس کو سکھانے کی دعوت دیتے ہوئے فرماتا ہے۔

"وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ۭ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ۝ (التوبہ ۱۲۲)

اور مومنوں کے لیے ممکن نہ تھا کہ وہ سب کے سب (اکٹھے ہو کر تعلیم دین کے لیے) نکل پڑیں۔ پس کیوں نہ ہوا کہ ان کی جماعت میں سے ایک گروہ نکل پڑتا تاکہ وہ دین پوری طرح سیکھتے اور اپنی قوم کو واپس لوٹ کر (بے دینی سے) ہوشیار کرتے تاکہ وہ (گمراہی سے) ڈرنے لگیں۔"

قرآن کریم کی مندرجہ بالا دونوں آیات میں جس اہم ضرورت کا ذکر کیا گیا ہے ہر زمانہ میں اللہ والوں نے اس ضرورت کو پورا کیا ہے۔ چنانچہ مذاہب عالم کی تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ مذہب کی نشر و اشاعت کے لیے اس کے پیروکاروں کو جان و مال، آرام و راحت، عزت و آبرو۔ سب کچھ قربان کرنا پڑتا ہے۔ مذہب کی زندگی خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ساتھ ساتھ اس بات کا بھی تقاضا کرتی ہے کہ ہر زمانہ میں اس پر فدا ہونے والے لوگ پائے جائیں۔

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی تحریک

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے دینی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اپنی جماعت کو علمی وقف کی تحریک فرمائی اور ۱۹۰۶ء میں "مدرسہ احمدیہ" کی بنیاد رکھی جو اب "جامعہ احمدیہ" کے نام سے موسوم ہے چنانچہ آپ کے جاں نثاروں نے دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے اور آپ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنی زندگیاں وقف کیں اور تادمِ آخر خدمتِ دین سرانجام دیتے رہے۔ ان سب بزرگوں اور ان کے خاندانوں پر اللہ تعالیٰ کے اتنے غیر معمولی فضل نازل ہوئے اور ہو رہے ہیں کہ انعاماتِ خداوندی نے ان کی کایا ہی پلٹ کر رکھ دی ہے۔

حضرت سیدنا محمود نور اللہ مرقدہ کا کارنامہ

۱۹۲۴ء کے دورِ ابتلاء کے بعد قدرت ثانیہ کے مظہر ثانی سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد نور اللہ مرقدہٗ نے تحریک جدید کا اجراء فرمایا جس کا مقصد اشاعتِ دین تھا۔ حضور نے جامعہ احمدیہ کو تحریک جدید کی زیرِ نگرانی کر دیا۔

چنانچہ آپ نے جلسہ سالانہ ۱۹۵۳ء کے موقعہ پر جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ

"اب خدا کی غیرت پھر جوش میں آئی ہے اور تم کو۔ ہاں تم کو۔ ہاں تم کو خدا تعالیٰ نے پھر اس نوبت خانہ کی خدمت سپرد کی ہے۔ اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! ایک دفعہ پھر اس نوبت کو اس زور سے بجاؤ کہ دنیا کے کان پھٹ جائیں۔ ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو۔ ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو کہ عرش کے پائے بھی لرز جائیں اور فرشتے بھی کانپ اٹھیں۔ تاکہ تمہاری دردناک آوازیں تمہارے نعرہ ہائے تکبیر اور اور نعرہ ہائے شہادتِ توحید کی وجہ سے خدا آسمان سے زمین پر آجائے اور پھر خدا کی بادشاہت اس زمین پر قائم ہو جائے۔ اسی غرض کے لیے میں نے تحریک جدید کو جاری کیا ہے اور اسی غرض کے لیے میں تمہیں وقف کی تعلیم دیتا ہوں۔ ادھر آؤ اور خدا کے سپاہیوں میں داخل ہو جاؤ۔ ..... خدا تعالیٰ کی بادشاہت دنیا میں قائم ہونی ہے۔ پس میری سنو۔ میری بات کے پیچھے چلو کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ خدا کہہ رہا ہے۔ میری آواز نہیں ہے میں خدا کی آواز تم کو پہنچا رہا ہوں۔ تم میری مانو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ اور تم دنیا میں بھی عزت پاؤ اور آخرت میں بھی عزت پاؤ۔"

(الفضل ۳۱ر جولائی ۱۹۷۸ء)

سیدنا حضرت محمود نور اللہ مرقدہٗ نے اس بات پر بہت زور دیا کہ خدمتِ دین کے لیے نہ صرف روپیہ کی ضرورت ہے بلکہ ایسے مخلص واقفین زندگی کی ضرورت ہے جو اپنا تن من اور دھن خدا کی راہ میں قربان کر دیں۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں کہ۔

"اب وہ وقت آگیا ہے کہ ہم اس رنگ میں قربانی کریں کہ جو بہت جلد نتیجہ خیز ہو کہ ہمارے قدموں کو اس بلندی تک پہنچا دے۔ جس بلندی تک پہنچانے کے لیے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ اس دنیا میں مبعوث ہوئے میں امید کرتا ہوں کہ اگر ..... بعض لوگوں سے ان کے کھانے پینے اور پہننے میں تبدیلی کا مطالبہ کیا گیا تو وہ اس مطالبہ کو پورا کریں گے۔ اگر بعض لوگوں کے اوقات کو پورے طور پر سلسلہ کے کاموں کے لیے وقف کر دیا گیا وہ بغیر چون و چرا کے اس پر رضامند ہو جائیں گے۔ جو شخص ان مطالبات کو پورا نہیں کرے گا وہ ہم میں سے نہیں ہوگا بلکہ الگ کر دیا جائے گا۔"

نیز فرمایا:۔

"تم نے جس شخص کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر یہ اقرار کیا ہے کہ تم اپنی جانیں اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی وجاہت سب کچھ دین پر قربان کر دو گے۔ وہ تم سے قربانی کا مطالبہ کرتا ہے ..... تمہارا فرض ہے کہ تم آگے بڑھو اور اپنے عہد کو پورا کرو۔"

(پانچ ہزاری مجاہدین ص۷)

خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے محبوب امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جماعت کے نوجوانوں کی ایک کثیر تعداد نے جوق در جوق اپنی زندگیاں اسی وقت وقف کر دیں۔

چنانچہ خدا تعالیٰ نے ان فدائیوں کی کوششوں میں اتنی برکت ڈالی کہ ابھی جماعت کے قیام کو ایک صدی بھی مکمل نہیں ہوئی کہ ساری دنیا میں اس کا نور پھیلنے کے انتظامات ہو چکے ہیں اور ہر براعظم میں نعرۂ توحید بلند کیا جا چکا ہے۔ افغانستان کے آتش کدہ کو اپنے خون سے ٹھنڈا کیا جا چکا ہے افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں اور عیسائیت کے کلیساؤں میں احمدیت کا علم لہرایا جا چکا ہے اور یورپ کے تثلیث پرست لوگ اس شیریں جام کو پی چکے ہیں۔

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی دلی تڑپ

حضور نے فرمایا:۔

"میرا دل گوارا نہیں کرتا کہ اب دیر کی جائے چاہیے کہ ایسے آدمی منتخب ہوں جو تلخ زندگی گوارا کرنے کے لیے تیار ہوں اور ان کو باہر متفرق جگہوں میں بھیجا جائے۔ بشرطیکہ ان کی اخلاقی حالت اچھی ہو۔ تقویٰ اور طہارت میں نمونہ بننے کے لائق ہوں اور ہماری باتوں کو فصاحت سے بیان کر سکتے ہوں مسائل سے واقف اور متقی ہوں۔ کیونکہ متقی میں ایک قوتِ جذب ہوتی ہے۔ اور وہ آپ جاذب ہوتا ہے وہ اکیلا رہتا ہی نہیں۔ جس نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ اس نے پہلے ازل سے ہی ایسے آدمی رکھے ہیں جو..... ..... خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر قسم کے مصائب کو برداشت کرنے والے ہوں گے"

(ملفوظات ۹/۴۱۵)

نیز فرمایا:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"ایسے آدمیوں کے دوروں کی ضرورت ہے۔ مگر ایسے لائق آدمی مل جائیں کہ وہ اپنی زندگی اس راہ میں وقف کر دیں۔ ..... اسی طرح ..... بیس یا تیس آدمی متفرق مقامات میں چلے جاویں ..... مگر جب تک ایسے آدمی ہماری منشاء کے مطابق اور قناعت شعار نہ ہوں تب تک ہم ان کو پورے اختیارات بھی نہیں دے سکتے۔"

(ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۴۴۱)

حضرت سیدنا محمود نور اللہ مرقدہٗ کے ارشادات

فرمایا:۔

"میں جماعت کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنے اخلاص کا ثبوت دے اور نوجوان زندگیاں وقف کریں۔ ہر احمدی گھر سے ایک نوجوان ضرور اس کام کے لیے پیش کیا جائے۔ مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کے لیے ہر سال کم از کم پچاس طالب علم آنے چاہئیں تو ہوں تو بہتر ہے۔"

نیز فرماتے ہیں:۔

"جماعتیں ہم سے آدمی مانگتی ہیں جب کوئی شخص ملتا ہے یہی کہتا ہے ہماری طرف کوئی آدمی نہیں بھیجتے میں حیران ہوں کہ اتنی موٹی بات بھی ان کی سمجھ میں نہیں آتی کہ اگر ہم اپنے لڑکے نہیں بھجوائیں گے تو وہ (مربی) کہاں سے بھیجیں گے ..... (مربی) لڑکوں سے ہی تیار ہو سکتے ہیں۔ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جسے ہماری جماعت کے لوگ سمجھ سکیں کہ اگر ہم اپنے بیٹوں کو مدرسہ احمدیہ میں نہیں بھیجتے تو ہمیں سلسلہ کی طرف سے (مربی) بھی نہیں مل سکتے۔ تمہارے بچے بیٹے ہیں جو (مربی) بن سکتے ہیں۔"

پس وہ جماعتیں جو یہ سمجھتی ہیں کہ جماعت کے پاس (مربیان) کی کمی ہے اور وہ مربی کا مطالبہ بھی کرتے ہیں انہیں چاہیئے کہ اپنے ذہین نوجوانوں کو حصولِ تعلیم دین کیلئے جامعہ احمدیہ میں بھجوائیں تاکہ جماعت کی یہ ضرورت پوری ہو سکے۔"

جامعہ سے متعلق حضرت مرزا ناصر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات

جامعہ احمدیہ کی تعداد کو دیکھتے ہوئے فرمایا:۔

"ہمارے احمدی نوجوان زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنی زندگیاں خدمتِ دین کے لیے وقف کریں اور یہاں مرکز میں رہ کر تربیت حاصل کریں ..... لیکن جس تعداد میں نوجوان جامعہ احمدیہ میں داخل ہوتے ہیں اور ایک لمبے عرصہ تک تعلیم حاصل کر کے مربی بنتے ہیں اسے دیکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہماری ضرورت کے ہزارویں حصہ کو بھی پورا نہیں کر سکتے۔"

نیز فرماتے ہیں

"قرآن کریم کی اشاعت کے لیے جماعت کو اس وقت جتنے واقفین کی ضرورت ہے اتنے نہیں آ رہے۔ باہر کا ہر ملک لکھ رہا ہے کہ یہاں لوگ ہماری طرف متوجہ ہو رہے ہیں (مربی) کم ہیں ہماری طرف (مربی) بھجوائیں میں نے منع اور آئے کے بت بنا کر تو نہیں بھیجنے جب تک جماعت اپنے بچے وقف نہ کرے۔ اس وقت تک دنیا اور جماعت کی ضرورت پوری نہیں ہو سکتی۔"

(الفضل ۴ر جون ۱۹۸۱ء)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا معیار

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے بارہ میں سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد نور اللہ مرقدہٗ نے مجلس مشاورت ۱۹۷۷ء کے موقعہ پر ارشاد فرمایا:۔

"آئندہ سے اصولاً میٹرک تھرڈ ڈویژن اور سترہ سال سے زیادہ عمر کا لڑکا جامعہ احمدیہ میں داخل نہ کیا جائے۔ سوائے میری خاص اجازت کے۔"

اور انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۸۰ء کے موقع پر ارشاد فرمایا:۔

"جماعت کو ایثار پیشہ ذہن (مربیان) کی بہت زیادہ ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ذہن بھی دیا ہے اور ایثار بھی دیا ہے۔ اخلاص بھی دیا ہے۔ لیکن ایثار اور اخلاص کے بعض پہلو پوری طرح ابھی چمکے نہیں۔ پالش نہیں ہوئی انہیں۔ پالش کریں ان کو۔ بچے دیں جامعہ کے لیے لیکن ذہین بچے۔ اب میں نے قانون بنایا ہے کہ اصل تو مجھے چاہئیں فرسٹ ڈویژن لیکن سیکنڈ ڈویژن والوں کو ایک حد تک برداشت کر لیں گے۔ تھرڈ ڈویژن والوں کو نہیں لیں گے۔"

جامعہ احمدیہ میں طلبہ کی تعداد بڑھانے کے لیے مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء کا فیصلہ ہے

"ہر ضلع کی جماعت ۲۵۰ چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائے۔"

پس عہدہ دارانِ جماعت کا فرض ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ سے ایسے احمدی نوجوانوں کو تیار کریں جو میٹرک کا امتحان اچھے نمبروں میں پاس کر چکے ہیں کہ وہ وقفِ زندگی کریں اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیں۔

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک اور انصار اللہ کی ذمہ داریاں

دورۂ یورپ سے واپسی پر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۸۲ء میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وقف کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ

"اس پہلو سے بھی انصار خدمت کر سکتے ہیں کیونکہ انصار عمر کا وہ طبقہ ہیں جن سے ان کے بچے محبت رکھتے ہیں۔ اپنے ماں باپ کا خاص احترام کرتے ہیں۔ ان کی بات ان کے بچوں یا بھتیجوں بھانجوں پر خاص اثر رکھتی ہے۔ وہ گھر گھر جا کر نوجوانوں کو بتائیں کہ سب سے زیادہ امن سکینت اور طمانیت کی زندگی وقف کی زندگی ہے جو واقفین وفا کے ساتھ خدمت بجا لاتے ہیں۔ ان کو خدا کبھی ضائع نہیں کرتا اپنی اولادوں بچوں کو خوب لکھا پڑھا کر کہو کہ اپنا نام خدمت کے لیے پیش کر دو۔ اس کثرت سے نام آنے چاہئیں کہ ہم کو چناؤ کرنا پڑے یہ نہ ہو کہ تعداد میں کم ہوں۔ حضرت مصلح موعود نے جب وقف کی تحریک کی تو ایسی درد بھری درخواستیں آتی تھیں کہ پڑھ کر دل پگھل جاتا تھا۔ مخلصین لکھتے تھے کہ..... ہمیں قبول کریں! ہم بھی کوئی شکوہ زبان پر نہیں لائیں گے۔ ایسے ہی دیوانوں سے دنیا میں انقلاب برپا ہو گا۔ فرزانوں کے ہاتھوں تو یہ دنیا تباہی کے کنارے تک پہنچ چکی ہے۔ ان دیوانوں کی ضرورت ہے جو دنیا کی چمک دمک کو دنیا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر رد کر دیں ایسے خدام کو آمادہ کرنے کے لیے انصار کو اللہ کے فضل سے ایسا مقام حاصل ہے کہ وہ خدمت کر سکتے ہیں۔"

(الفضل ۷ر نومبر ۱۹۸۲ء)

وقفِ زندگی خسارہ نہیں بلکہ سرمایہ بے بہا ہے۔

بعض لوگوں کے نزدیک زندگی وقف کرنا اپنے آپ کو مشکلات کا شکار کرانا ہے۔ درحقیقت یہ صرف ایک وہم ہے۔ حق تو یہ ہے کہ ایک واقفِ زندگی کے ساتھ خدا تعالیٰ کا نرالہ ہی سلوک ہوتا ہے کیونکہ یہ قانونِ الٰہی ہے کہ

وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کا خود والی ہو جاتا ہے اور ان کی ایسی کفالت کرتا ہے کہ اسے سمجھ ہی نہیں آتی کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اسے ہر فکر سے آزاد کرتے ہوئے اس کے رزق کے خود غیب سے ایسے سامان مہیا کر دیئے ہیں جنکا اسے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔ راقم جامعہ احمدیہ میں اپنے پانچ سالہ تجربہ کی بنا پر کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کبھی بھی مجھے کسی کمی کا احساس نہیں ہونے دیا اور اپنے خاص فضل سے میری ہر ضرورت کو پورا فرماتا رہا ہے۔

پس زندگی وقف کرنا خسارے کا سودا نہیں بلکہ سرمایۂ بے بہا ہے جس سے دنیا بھی سنورتی ہے اور آخرت بھی۔

بعض لوگوں کو یہ وہم وقفِ زندگی سے روکتا ہے کہ وہ اعلیٰ پوزیشن اور وقارِ دنیاوی چھوڑ کر کیوں مولوی بن جائیں۔ ایسے لوگ اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مبارک قول کو بھولے ہوئے ہیں

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ

کہ اللہ کے نزدیک تو زیادہ معزز وہی ہے جو زیادہ متقی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جو اللہ کی خاطر دین کو دنیا پر مقدم کرتا ہے تو دنیا اس کی لونڈی بن کر پیچھے پیچھے آتی ہے اور اللہ تعالیٰ آپ عزت و وجاہت کو اس کے قدموں میں ڈھیر کر دیتا ہے۔ لیکن ایک واقفِ زندگی اسے محض خدا کا فضل سمجھتا ہے۔ اور اپنے آپ کو ایک نالائق مزدور تصور کرتا ہے۔

پس اے میرے عزیز بھائیو اور بزرگو! یہ سب روکیں جو تمہیں وقف کے میدان میں کودنے سے منع کرتی ہیں یہ محض فریب اور دھوکہ ہے ہمت اور جرأت سے کام لیں اور آگے بڑھیں اور حضرت امام ہمام کے ہاتھ میں ہاتھ دیکر ترقیات کے میدان میں پوری تیز رفتاری سے دوڑتے چلے جائیں۔ پھر خدا تعالیٰ کے فضلوں کو نازل ہوتا دیکھیں کہ کس طرح خدا آپ کا کفیل اور والی بن جاتا ہے۔ جب خدا کی رحمت کا ہاتھ آپ کے سر پر ہو گا تو پھر وہی زندگی اطمینانِ قلب۔ سکون و راحت کا موجب ہو گی۔

اس وقت ہمارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بڑی برق رفتاری سے دن رات خدمتِ دین میں انتھک محنت اور جدوجہد کر رہے ہیں آپ کی معاونت اور رفاقت کے لیے۔ تیز رفتار۔ ذہین، پرعزم اور باہمت نوجوان واقفین کی اشد ضرورت ہے جو حضور ایدہ اللہ کی تربیت۔ راہنمائی اور ہدایت حاصل کر کے حضور کا پوری طرح ہاتھ بٹا سکیں۔

اے فرزندانِ احمدیت! آیئے۔ دین کی تعلیمات کو سیکھ کر قرآن کریم کے انوار سے اپنے دلوں کو منور کر کے حضور رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کے بادل ہر علاقہ و ملک شہر بہ شہر اور قریہ قریہ پر برسائیں تا دنیا کے دل تاریکیوں سے نکل کر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے روشن ہو جائیں۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(جملہ معترضہ)

بلا تبصرہ

(منقول از روزنامہ نوائے وقت لاہور ۶ر جولائی ۱۹۸۴ء)

"کہیں پانی پینے پلانے پہ جھگڑا"

تحریر: ابوالحسن

اس مرتبہ رمضان کے مہینہ میں صرف کراچی کی حد تک دنگے فساد۔ پڑوسیوں کے جھگڑوں۔ خرید و فروخت کے دوران مار پٹائی۔ بسوں۔ ٹیکسیوں۔ رکشاؤں سے دھول دھپے کے نتیجہ میں جو لوگ ہلاک اور زخمی ہوئے ہیں۔ میں نے بطورِ خاص ان پر توجہ دی ہے۔ اس طرح کی خبریں میں عموماً نظرانداز کر دیا کرتا ہوں۔ انہیں پڑھ کر طبیعت منغص ہوتی ہے اس لئے بالعموم ان کی طرف توجہ نہیں دیتا۔ لیکن اس رمضان کے شروع ہی میں ایک واقعہ ایسا ہو گیا جس کے زیر اثر ہر روز کراچی کی شہری زندگی میں جو دنگا فساد ہوتا رہتا ہے اور اس میں جو جانیں ضائع ہوتی ہیں اور جس طرح لوگ زخمی ہوتے ہیں ان کی خبروں پر بے اختیار نگاہ رک جاتی تھی اور ایک ہی نوعیت کی یہ خبریں جن میں کہیں پانی پینے پلانے پر جھگڑا کہیں گھوڑا آگے بڑھانے پہ جھگڑا۔ .....

معاشرہ کی دور جاہلیت سے مماثلت کی عکاسی ہوتی تھی میرے لئے قابل توجہ ہیں۔

واقعہ یہ ہوا کہ رمضان کی غالباً چھٹی یا پانچویں تاریخ تھی۔ میرے ایک سابق پڑوسی رشید صاحب جن کا جناح پوسٹ گریجویٹ میڈیکل انسٹی ٹیوٹ اور اس سے ملحق سندھ میڈیکل کالج کے متصل ایک چھوٹا سا ریسٹورنٹ ہے جب مغرب کے بعد افطار کر کے اپنے اس ریسٹورنٹ میں گئے تو انہوں نے دیکھا کہ میڈیکل کے کچھ طلباء چند سال بعد جنہیں ڈاکٹر بن کر زخمیوں کی مرہم پٹی اور مریضوں کا علاج کرنا ہے ریسٹورنٹ کے ایک بیرے کو بُری طرح مار رہے ہیں۔ لاتوں۔ مکوں سے ادھ موا کر دیا تھا پھر بھی اس کی پٹائی کئے جا رہے ہیں۔ رشید صاحب نے بیچ بچاؤ کرنے کی کوشش کی۔ بیرے کو بپھرے ہوئے طلباء کی گرفت سے آزاد کرانے کی کوشش کی تو طلباء رشید صاحب پہ چڑھ دوڑے۔ ریسٹورنٹ کے برتن اور فرنیچر توڑ دیا اور رشید صاحب کو اتنی بُری طرح زدوکوب کیا کہ ان کی ایک آنکھ زخمی ہو گئی ان کی پیشانی پھٹ گئی اور وہ لہولہان ہو گئے۔ اس عرصہ میں غالباً پولیس آ گئی۔ طلباء اپنا معرکہ سر کر کے اپنے کالج کے ہوسٹل میں چلے گئے اور رشید صاحب کو ہسپتال لے جایا گیا۔ جہاں جناح ہسپتال کے اس ڈاکٹر نے جس کے پاس انہیں پہنچایا گیا تھا یہ فتویٰ دیا کہ آنکھ ضائع ہو گئی ہے اگر رشید صاحب کے متعلقین اجازت دیں تو وہ اسی وقت آنکھ نکالے دیتے ہیں اور آپریشن کر کے مرہم پٹی کر دیتے ہیں۔

رشید صاحب کے اعزاء اور اہلیہ نے ڈاکٹر صاحب موصوف کے فتویٰ دینے کے انداز سے کچھ یہ محسوس کیا کہ وہ بغیر خصوصی توجہ دیئے ہی یہ فیصلہ کر بیٹھے ہیں کہ آنکھ ضائع ہو چکی ہے چنانچہ انہوں نے رشید صاحب کو ڈاکٹر صاحب کی مسیحائی سے مستفید نہ کروانے کو ہی غنیمت سمجھا اور رشید صاحب کو لے کر فوجی ہسپتال چلے گئے جہاں سابق فوجی ہونے کی وجہ سے رشید صاحب کو داخل کر لیا گیا۔ آنکھ کی مرہم پٹی کی گئی۔ زخموں پر ٹانکے لگائے گئے اور کہہ دیا گیا کہ ہفتہ بھر تک وہ ہسپتال میں رہیں گے اور جب پٹی کھلے گی تب ہی معلوم ہو سکے گا کہ آنکھ کی بینائی قائم ہے یا چلی گئی ہے۔ ہفتہ بھر بعد جب پٹی کھلی تو بفضلِ خدا رشید صاحب کی آنکھ کی روشنی قائم تھی۔ طلباء کے خلاف تاحال کوئی کارروائی نہیں ہوئی ہے۔ بیرے کے متعلق معلوم نہیں کہ وہ زندہ ہے یا مر گیا ہے جن ڈاکٹر صاحب نے رشید صاحب کی آنکھ نکال ڈالنے کی سفارش کی تھی اور کہا تھا کہ وہ ضائع ہو چکی ہے وہ اس عرصہ میں نہ معلوم کس کس مریض کا علاج اس اصول کے مطابق کر چکے ہوں گے کہ نہ رہے مریض نہ رہے مرض۔

بیرے کو میڈیکل کے طلباء کیوں مار رہے تھے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ ایک طالب علم ایک میز پر کھانا کھا رہے تھے۔ بیرے سے پانی مانگا۔ بیرا کسی دوسری میز پر کھانا لگانے میں مصروف تھا۔ پانی لانے میں دیر کی۔ یہ ہونہار نوجوان پیاس سے ایسے بے تاب اور غصہ سے ایسے بے قابو ہوئے کہ بیرے کے پاس گئے اور اس کا گریبان پکڑ کر اس پر پل پڑے۔ شاید کچھ تلخیٔ کلام بھی ہوئی ہو گی، کیونکہ جو تربیت والدین اپنے بچوں کو دے رہے ہیں اس میں زبان، بیان اور اطوار و عادات بچے گھر سے کم اور بازار سے زیادہ سیکھ رہے ہیں۔ اس لئے گالی گفتار اور مغلظات اب گفتگو کا عام حصہ ہیں خوش مزاجی میں دیسی زبان کی گالیاں اور غصہ میں انگریزی میں دشنام طرازی اب اخلاقیات میں شامل ہیں۔ اس آپس کی گالی گلوچ اور مار پٹائی میں دوسرے طلبہ بھی شریک ہو گئے۔ ظاہر ہے یہ تو بڑے شرم کی بات ہوتی اگر بیرا طالب علم پر بھاری پڑ جاتا۔ اس لئے ساتھی طالب علم کا ساتھ دے کر اپنے قبیلہ کی عزت قائم رکھنا اور ایک غریب بیرے کو زیر کرنا سب پر لازم آیا۔ طبقاتی یک جہتی اور گروہی اتحاد اس کو کہتے ہیں۔

مجھے یہ واقعہ اسی طرح بتلایا گیا۔ میں نے اسی طرح بیان کر دیا۔ اس کے دوسرے حقائق کیا ہیں اور کیا یہ حقائق بلا کم و کاست اسی طرح تھے جیسے میں نے بیان کئے ہیں۔ اس سے یہاں کوئی بحث نہیں۔ جو حقائق بہرصورت اس واقعہ سے الگ نہیں کئے جا سکتے وہ یہ ہیں کہ لڑائی جھگڑے کے ایک واقعہ میں ایک فریق طلبہ تھے اور طلبہ بھی میڈیکل کے۔ جو تعلیم میں بہتر کارکردگی کے ذریعہ منتخب کئے جاتے ہیں اور جو ایک ایسے پیشے کو اپنانے کے لئے تعلیم حاصل کر رہے ہیں جس میں ان کا کام مریضوں کا علاج اور انسانیت کی خدمت ہو گا۔ جس شخص کو وہ زدوکوب کر رہے تھے وہ ایک غریب مزدور پیشہ آدمی تھا جو ایک ریسٹورنٹ کا ملازم تھا۔ وہ پہلے ہی حالات کے ہاتھوں پٹا ہوا تھا۔ مرے کو مارے شاہ مدار جو آپ ہی مر رہا ہو اس کو گر مارا تو کیا مارا۔ اس کے علاوہ یہ بات کہ جب رشید صاحب کو جناح ہسپتال کے ڈاکٹر کے پاس پہنچایا گیا۔ تو ڈاکٹر صاحب نے فوراً ہی ایسا فیصلہ صادر کر دیا جس پر اگر عمل کیا جاتا تو ایک آدمی کی ایسی آنکھ جو بینائی کے لئے اچھی بھلی تھی نکال دی جاتی اور وہ ساری عمر کے لئے ایک آنکھ کی بینائی محض غلط ڈاکٹری۔ فیصلے کے باعث کھو بیٹھتا۔ معلوم نہیں روزانہ کتنے لوگ ہوں گے جن کی ٹوٹی ہوئی ہڈیاں جڑ سکتی ہیں۔ لیکن ان کے زخمی اعضاء کو کاٹ دیا جاتا ہو گا۔ نہ معلوم کن کن امراض اور زخموں کو ڈاکٹری سے بے توجہی کے ذریعہ خراب کر دیا جاتا ہو گا۔ کیا کہا جا سکتا ہے کہ کتنے لوگوں کو بروقت طبی امداد نہیں دی جاتی اور وہ دم توڑ دیتے ہیں۔ کون کہہ سکتا ہے کہ جو طبی امداد بالآخر دی جاتی ہے تو علاج کی بجائے مزید خرابی کا باعث ہوتی ہے۔

لیکن یہ سب باتیں تو وہ ہیں جو عام انتظامی بے راہ روی اور پیشہ ورانہ نااہلی کی وجہ سے ہیں۔ اصل بات جو رمضان کے مہینہ کی ان خبروں کے پڑھنے کے بعد جن میں قتل، خونریزی، لڑائی جھگڑے، فتنہ فساد وغیرہ کی تفصیلات درج ہوتی ہیں سامنے آتی ہے وہ یہ کہ سارے ملک کا احاطہ نہ بھی کیا جائے تب بھی صرف کراچی ہی میں پورے ماہ رمضان میں کوئی دن ایسا نہیں گذرا جب شہر کے مختلف حصوں میں پڑوسیوں نے ایک دوسرے پر تشدد نہ کیا ہو۔ مختلف گروہوں میں بڑی معمولی بات پر جھگڑا اس پیمانہ پر نہ ہو گیا ہو کہ دو چار جانیں اس میں تلف ہوئی ہوں اور کئی آدمی زخمی ہوئے ہوں عین اس وقت جب مسلمانوں کو ماہ رمضان کی فضیلت۔ روزہ میں حلم اور صبر۔ خوش اخلاقی اور ایثار کی تلقین ریڈیو، ٹیلیویژن، اخبارات اور مساجد کی تقریروں میں کی جا رہی تھی۔ لوگ مغلوب الغضب ہو کر آپس میں لڑنے جھگڑنے اور جو تم پیزار پر ذرا ذرا سی بات پر معمولی معمولی تکرار یا شکایت کے نتیجہ پر آمادہ نہ ہو جاتے ہوں۔

میں اس وقت ان خبروں یا واقعات کا ذکر نہیں کر رہا جو جرائم پیشہ لوگوں سے متعلق ہیں اور جو آج کل وسیع پیمانہ پر ملک کے طول و عرض میں رونما ہو رہے ہیں۔ نہ میں ان حادثات کا ذکر کر رہا ہوں جو سڑکوں، شاہراہوں وغیرہ میں بدانتظامی اور غفلت کی وجہ سے ہوتے رہتے ہیں۔ میں صرف کراچی کے ان واقعات کا تذکرہ کر رہا ہوں جو یہاں کی سماجی اور معاشرتی زندگی میں شہری آپس کی شکر رنجی اور زود رنجی کی وجہ سے برپا کرتے رہتے ہیں اور جو رمضان کے بابرکت مہینہ میں اسی شدومد بلکہ کچھ زیادہ شدت سے جاری رہے اور جب میں اس مبارک مہینہ میں صبح ہی صبح اخبارات میں کبھی لانڈھی میں وہاں کے رہنے والوں اور بسوں کے ڈرائیوروں اور کنڈیکٹروں میں جھگڑے کی خبر پڑھتا تھا۔ جس میں بے شمار لوگوں کے مکان جلا دیئے گئے اور ہر طرح کا نقصان دونوں فریقوں کا ہوا تو میں یہ سوچتا تھا کہ آخر یہ معاشرہ کدھر جا رہا ہے آخر کیوں لوگ قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر قصۂ زمین بر سر زمین برپا کرنے پر ہر وقت آمادہ رہتے ہیں۔ ایک شوہر اپنے گھر میں آتا ہے۔ بیوی سے کھانا مانگتا ہے۔ بیوی کو کھانا دینے میں دیر ہو جاتی ہے۔ اس نے بھی تمام دن روزہ رکھا تھا اور گھر کا کام کاج کیا تھا۔ ذرا سے صبر کسی قدر تحمل میں کوئی مضائقہ نہیں تھا۔ نہیں بجائے تھوڑی دیر انتظار کرنے کے شوہر نامدار اٹھتے ہیں۔ اور بیوی کی اس بُری طرح مرمت کرتے ہیں کہ اس کا سر پھٹ جاتا ہے اور کراچی جیسے شہر میں جہاں فاصلے زیادہ اور ذرائع نقل و حمل اور طبی امداد کا حصول مشکل ہے بیوی کا اتنا خون بہہ جاتا ہے کہ وہ جان دے دیتی ہے۔ گھر میں معصوم ننھے بچے بلکتے رہ جاتے ہیں اور شوہر صاحب احساسِ جرم اور ندامت سے مغلوب ہو کر بچوں کو بلکتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چھوڑ کر گھر سے یعنی موقعہ واردات سے فرار ہو جاتے ہیں۔ ؎

ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

نوجوانوں کی حالت یہ ہے کہ ذرا مزاج کے خلاف بات ہو جائے تو مارنے مرنے پر تیار ہو جاتے ہیں۔ ایک صاحب دن دھاڑے رمضان کے مہینہ میں اپنے جوانی کے پندار میں اکڑ اکڑ کر چلتے ہوئے منہ میں سگریٹ لگائے ایک بنک کے دفتر میں عوامی کاروبار کے اوقات کے بعد پہنچتے ہیں۔ دروازہ پر چوکیدار روکتا ہے یہ نہ آؤ دیکھتے ہیں نہ تاؤ بس چوکیدار پر پل پڑتے ہیں۔ لوگ باہر نکل آتے ہیں اور چوکیدار کو ان کی گرفت سے چھڑا کر اور انہیں قابو کر کے حوالہ پولیس کرتے ہیں۔

کچھ لوگ سرِ راہ بیٹھے خوش گپیاں کر رہے ہیں۔ سڑک پر چند بچے کھیل میں مصروف ہیں بچوں میں آپس میں لڑائی ہوتی ہے۔ پاس بیٹھے ہوئے حضرات مداخلت کرتے ہیں۔ ایک نے اپنے بچہ کی حمایت کی۔ دوسرے نے اپنے بچہ کی طرفداری کی۔ بات بڑھ گئی ایک صاحب گھر میں گئے پستول نکال لائے اور اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی۔ ایک بچہ اور دو آدمی ڈھیر ہو گئے یہ اور ایسی بے شمار خبریں اس رمضان میں پڑھنے کو ملیں۔ اس رمضان میں جس دن جب تراویح میں سورۃ لقمان پڑھی جا رہی تھی اور جس میں لقمان کی اس نصیحت کا بیان تھا جو اس نے اپنے بیٹے سے کی تھی کہ بیٹا نماز قائم کر۔ نیکی کا حکم دے بدی سے منع کر اور جو مصیبت بھی پڑے اس پر صبر کر یہ وہ باتیں ہیں جن کی بڑی تاکید کی گئی ہے اور لوگوں سے منہ پھیر کر بات نہ کر نہ زمین میں اکڑ کر چل۔ اللہ کسی خود پسند اور فخر جتانے والے شخص کو پسند نہیں کرتا۔ اپنی چال میں اعتدال اختیار کر اور اپنی آواز پست رکھ۔ سب آوازوں سے زیادہ بری آواز گدھوں کی آواز ہوتی ہے۔ جی ہاں! عین اس وقت اس شہر کراچی میں نہ معلوم کتنے لوگ یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہوں گے کہ ہمچو ما دیگرے نیست۔ اور اسی کوشش کے نتیجے میں چند قتل۔ چند جھگڑے فساد۔ چند المیے سرزد ہو رہے ہوں گے جن کی خبریں صبح کے تازہ اخباروں میں پڑھنے کو ملیں۔ چنانچہ اب کے رمضان گذر گیا۔ عید پر لوگ گلے مل لئے۔ میں نے سوچا کہ اس تلخی کا اظہار کر دوں جس کا رمضان پر مجھے تجربہ رہا۔ کاش ہم ذرا دیر کے لئے یہ سوچ سکیں کہ اللہ نے یوں تو ہمیں اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ لیکن ہم سب فرداً فرداً اور اجتماعی طور پر اس مشیت کے سامنے کس قدر حقیر تخلیق ہیں۔ ہم صرف اپنے اخلاق اور اطوار کی ہی نسبت سے اشرف المخلوقات ہیں ورنہ ہم میں اور جنگلی جانوروں اور خونخوار اور حیوانات میں بہت کم فرق ہے۔ بلکہ ارتکاب جرم کے وقت اور نقضِ امن کے موقعہ پر اور بد اخلاقی کے مظاہرہ کرتے ہوئے تو ہم جانوروں سے بھی بدتر نظر آتے ہیں۔ (روزنامہ نوائے وقت لاہور ۶ر جولائی ۱۹۸۴ء صفحہ ۳)

نئی پود کی تربیت

قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر رحمہ اللہ تعالیٰ نے انصار کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"تربیت کی ذمہ داری بچوں پر نہیں ڈالی جا سکتی اور نہ نوجوانوں پر ڈالی جا سکتی ہے یہ کام بڑوں کا ہے یعنی عمر میں اور تجربہ میں اور سلجھی ہوئی طبیعتوں والے انصار کا یہ فرض ہے کہ وہ تربیت کی طرف توجہ دیں۔" (بحوالہ الفضل ۲۱ر فروری ۱۹۷۵ء)

اس اہم ذمہ داری کی طرف توجہ مرکوز رکھنے کے لئے ہمارے عہد میں یہ بات شامل کی گئی ہے کہ ہم اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ نیکیوں کی تلقین کرتے رہیں گے۔ تو ہر بھائی جائزہ لے کہ سال رواں میں اس نے نئی پود کو

۱۔ نماز اور قرآن مجید پڑھنے ۲۔ اپنے مقدس امام کو خطوط لکھنے

۳۔ اخلاق فاضلہ پیدا کرنے کی طرف توجہ دلانے کے لئے اپنے نیک نمونہ اور زبانی وعظ و نصیحت یا درس و تدریس سے کام لیا ہے؟ اگر اس سلسلہ میں کچھ کمی رہ گئی ہو تو فوراً اس کی تلافی فرمائی جائے۔

(قائد تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

گمشدہ عینک

مورخہ ۱۹/۶/۸۴ بروز منگل محترم ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب (صدر جماعت نواب شاہ) کی نظر کی عینک گولبازار اور ریلوے پھاٹک کے درمیان کہیں گر گئی تھی۔ جس دوست کو ملے وہ براہ کرم مولوی بشارت بشیر صاحب انس مارکیٹ بالمقابل ایوان محمود کے گھر پہنچا دیں۔ (نذر محمد خان نواب شاہ)

اُذکروا موتٰکم بالخیر

محترم سید آدم خان صاحب و محترم عبدالرحیم خان صاحب

مکرم حاجی خلیل الرحمٰن خان صاحب۔ پشاور

محترم سید آدم خان صاحب و عبدالرحیم خان صاحب پسران سید امیر خان صاحب مرحوم افغان دونوں بھائی موصی تھے اور دونوں مقبرہ بہشتی قادیان دارالامان میں مدفون ہیں۔ موضع درگئی علاقہ خوست "افغانستان" کے رہنے والے تھے بچپن ہی میں والد وفات پا گئے تھے اور دونوں بھائی اور ایک بہن یتیم رہ گئے تھے۔ ماں نے پرورش کی اور دین سے محبت و انس پیدا کی۔ گھر سے ملحقہ اپنی البیت المجاہد تھی۔ پانچ وقت نمازوں کے پابند اور تہجد گذار تھے۔ گاؤں سے چند میل کے فاصلہ پر حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف رحمہ اللہ کا گاؤں "سید گاہ" تھا۔ علاقہ میں اپنے تقویٰ، طہارت اور اخلاق فاضلہ کی وجہ سے مشہور تھے۔ علاقہ کے لوگ آپ کے مرید تھے۔ دونوں بھائیوں نے بھی آپ کی بیعت کی ہوئی تھی۔ سید صاحب ہر ایک سے بیعت لیتے وقت نمازوں کی پابندی کرواتے تھے اور نماز تہجد کا بھی اقرار لیا کرتے تھے۔ دونوں بھائیوں کو حضرت صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہونے اور خدمت بجالانے اور گھریلو کام بھی سرانجام دینے کے مواقع میسر آتے رہتے تھے۔ اسی طرح یہ دونوں بھائی حضرت صاحبزادہ صاحب کے بچوں کو بھی کھلایا کرتے تھے۔ جب صاحبزادہ صاحب کو حضرت اقدس بانی سلسلہ کے دعویٰ کا علم ہوا تو آپ نے ان کی خدمت میں حاضر ہونے کا ارادہ کر لیا۔ اور جب وطن سے روانہ ہونے لگے تو آپ کو الوداع کرنے میں دونوں بھائی موجود تھے میرے والد صاحب عبدالرحیم خان صاحب آپ کے گھوڑے کی لگام پکڑ کر آگے آگے چل رہے تھے۔ انگریزی علاقہ میراں شاہ میں پہنچ کر سب لوگوں کو واپس کر دیا گیا تھا۔ آپ کے ساتھ صرف چھ مریدان خاص قادیان میں حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پانچ آدمیوں نے حضرت صاحبزادہ صاحب کے ساتھ مل کر حضرت اقدس بانی سلسلہ کے دستِ مبارک پر بیعت کی اور یہ پانچوں آدمی ہمارے گاؤں درگئی کے رہنے والے تھے۔

میرے تایا سید آدم خان صاحب قدرت ثانیہ کے دور اولیٰ میں قادیان آئے تھے۔ اور قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر کے انتخاب کے وقت بھی آپ موجود تھے۔ اس مجلس انتخاب میں کافی افغان احمدی بھائی موجود تھے اور سب نے حضرت فضل عمر کے دستِ مبارک پر بیعت کی تھی۔ میرے تایا سید آدم خان صاحب بار بار وطن جاتے تھے اور ہر مرتبہ چند آدمیوں کو لے کر قادیان آ جاتے تھے اور بیعت کر کے چلے جاتے تھے۔ آپ بہت سے طالب علموں کو بھی قادیان لاتے رہے جو کچھ عرصہ رہ کر چلے جاتے تھے۔ ان طالب علموں میں سے ایک طالب علم ولید داد خان بھی تھے ان کے والد اور بہن کو مقامی لوگوں نے قتل کر دیا تھا۔

میرے والد عبدالرحیم خان بھی اپنے بھائی سید آدم خان کی طرح بار بار وطن جا کر لوگوں کو قادیان لایا کرتے تھے۔

قبلہ تایا جان سید آدم خان نے والد صاحب کو بار بار توجہ دلائی کہ دونوں بچوں کو قادیان لے آؤ۔ اور خود بھی ہجرت کر کے آ جاؤ۔ مگر والد صاحب جلد ہجرت کرنے پر تیار نہ ہوئے۔ ۱۹۱۵ء کے اواخر میں تایا سید آدم خان کا پتھری کا اپریشن حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم و مغفور نے کیا اور اپریشن کے بعد وطن جا کر والد صاحب سے کہا کہ میں نے وصیت کی ہے لہٰذا میری جائیداد میں سے میرا حصہ وصیت تم نے ادا کرنا ہوگا۔ یہ کہہ کر واپس قادیان تشریف لے گئے اور جلد ہی بعمر ۳۵ سال وفات پا کر مقبرہ بہشتی میں مدفون ہوئے اللّٰھم اغفرلہ وادخلہ فی اعلیٰ علیین۔

ہمارے تایا سید آدم خان صاحب نے حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب نور اللہ مرقدہٗ سے ہی ہم دونوں بھائیوں کے نام بھی رکھوائے ہیں۔ (حبیب الرحمٰن خلیل الرحمٰن)

محترم تایا صاحب کی وفات کی خبر بذریعہ خواب والد صاحب کو ہوئی اور تصدیق کرنے کے بعد والد صاحب اپنے بھائی سید آدم خان کے حصہ جائیداد کی رقم مبلغ دو صد روپے لے کر قادیان روانہ ہوئے۔ بڑی مشکل سے قادیان پہنچے کیونکہ آپ زبان سے ناواقف تھے اور مقامی لوگ رستہ بھی نہیں بتایا کرتے تھے" چنانچہ بہت سے افغان احمدی بٹالہ کی بجائے پٹیالہ سے ہو کر واپس وطن چلے جاتے تھے" والد صاحب نے دو صد روپے بعد نماز ظہر بیت مبارک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان میں حضرت فضل عمر نور اللہ مرقدہٗ کی خدمت میں پیش کئے۔ حضور اقدس نے روپوں کو دیکھ کر فرمایا کہ یہ روپیہ ایک ایسے وطن سے لایا گیا ہے۔ جہاں چند پیسوں کے عوض لوگ قتل کر دیئے جاتے ہیں۔ اور رقم حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کے ذریعہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا دی گئی۔

قبلہ والد عبدالرحیم خاں کو یہ فخر حاصل ہے کہ سب سے پہلے خزانہ صدر انجمن احمدیہ پر آپ محافظ مقرر ہوئے اور ایک روپیہ ماہوار تنخواہ مقرر ہوئی تھی۔ کچھ عرصہ کے بعد والد صاحب اور میرے نام پر بندوق کا لائسنس منظور ہوا۔ والد صاحب کے وطن جانے پر مجھے محافظ خزانہ کے فرائض ادا کرنے پڑتے۔ تھے چند سالوں کے بعد دو محافظ مقرر ہو گئے مگر والد صاحب آخر تک محافظ رہے اور پنشن پا کر فارغ ہوئے۔ تقسیم ملک ہونے پر حضرت فضل عمر نور اللہ مرقدہٗ کے ارشاد پر مرکز قادیان میں ۳۱۳ درویشوں میں نام لکھوایا اور ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۲ء کو فوت ہو کر بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

دعائے مغفرت

میری ہمشیرہ سیدہ سعیدہ بشریٰ (بنت سید یامین شاہ صاحب مرحوم بریلوی اہلیہ عطاء الرحمٰن صاحب قریشی بقضائے الٰہی کراچی میں مورخہ ۶ اور سات جولائی ۱۹۸۴ء کی درمیانی شب وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ موصیہ تھیں۔ جنازہ ربوہ لا کر بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مرحومہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں اور جملہ لواحقین اور خاص طور پر میری ضعیف والدہ محترمہ کو ضعیف العمری میں جو صدمہ پہنچا ہے۔ اللہ تعالیٰ صبر و استقامت سے اسے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(سید محمد داؤد کراچی)

میٹرک کا امتحان پاس کرنیوالے طلباء کیلئے

ضروری اعلان

میٹرک کا امتحان پاس کرنے والے احمدی طلباء جو خدمت سلسلہ کے لئے زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں وہ فوری طور پر مقامی جماعت کے امیر یا صدر صاحب کی معرفت وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو درخواستیں بھجوا دیں۔

(۲) قبل ازیں درخواستیں موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۰ جون ۱۹۸۴ء مقرر کی گئی تھی لیکن امیدواران کی سہولت کے لئے اس میں ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء تک توسیع کر دی گئی ہے اس کے بعد موصول ہونے والی درخواستوں پر غور نہیں ہوگا۔

(۳) جن امیدواروں نے قبل ازیں درخواستیں دی ہوئی ہیں وہ اپنے نتیجہ امتحان میٹرک کی جلد اطلاع دیں۔

(۴) جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو انشاء اللہ ۲۷ اگست ۱۹۸۴ء کو وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں ہوگا۔ انٹرویو کے لئے صرف ان امیدواروں کو بلایا جائے گا جن کی درخواستیں ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء تک وکالت دیوان میں پہنچ جائیں گی۔

(۵) جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن (۴۵ فیصد نمبر) اور عمر ۱۷ سال یا اس سے کم ہونا ضروری ہے۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید)

درخواستِ دعا

محترم چوہدری ناصر الدین مرحوم (سابق آڈیٹر تحریک جدید) کی بیگم صاحبہ پچاس روپیہ چندہ تحریک جدید میں بھجواتے ہوئے مطلع فرماتی ہیں کہ ان کے دو صاحبزادے (عزیزان رشید الدین ناصر اور صلاح الدین پرویز) مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔

قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مرحوم بھائی کے بچوں اور اہلیہ کو اپنی پناہ میں رکھے اور صحت و سلامتی کے ساتھ خدماتِ دینیہ کی بھی توفیق بخشتا رہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

☜ میرے والد محترم چوہدری غلام غوث صاحب عرصہ اڑھائی سال سے بوجہ فالج بیمار چلے آ رہے ہیں احباب سے والد صاحب کی مکمل صحت یابی کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

(اصغر علی ایجنٹ الفضل کریم نگر فیصل آباد)

☜ عزیز معوز تیمور جو کہ محترمہ سلیمہ صاحبہ و محمد حسین صاحب فیکٹری ایریا کا نواسہ ہے اس کی صحت و درازیٔ عمر کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

(وحید احمد)

سو فیصد چندہ ادا کرنے والی مجالس

مندرجہ ذیل مجالس اطفال الاحمدیہ نے اپنا بجٹ سو فیصد ادا کر دیا ہے۔ ان کے اسماء بغرض دعا شائع کئے جا رہے ہیں۔ (سیکرٹری مال اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ضلع کراچی: - ۱۔ ڈرگ روڈ ۲۔ ملیر ۳۔ کورنگی لانڈھی۔ ۴۔ ناظم آباد۔ ۵۔ لورنگی ٹاؤن۔

ضلع سرگودھا: - سرگودھا ریاست کالونی ۲۔ چک نمبر ۴۶ شمالی ۳۔ تخت ہزارہ۔ ۴۔ کوٹ مومن ۵ چک نمبر ۳۵ جنوبی۔ ۶۔ چک نمبر ۳۷ جنوبی۔ ۷۔ چک نمبر ۳۸ جنوبی۔ ۸۔ چک نمبر ۴۰ جنوبی ۹۔ چک نمبر ۴۳ جنوبی۔ ۱۰۔ چک نمبر ۷۱ جنوبی۔ ۱۱۔ چک نمبر ۸۶ جنوبی۔ ۱۲۔ نصیر پور خورد۔

ضلع خوشاب: - ۱۔ چک نمبر ۸ ایم۔ بی۔ ۲۔ چک نمبر ۲ ٹی۔ ڈی۔ اے۔ ۳۔ ڈیرہ چانن خاں جوئیہ والا ۴۔ قائد آباد۔ ۵۔ بھان احمدیہ

ضلع جھنگ: - جھنگ شہر و صدر۔ چنیوٹ۔

ضلع فیصل آباد: - دارالفضل فیصل آباد۔ چک نمبر ۵۷ ج ب گھیالہ۔ چک نمبر ۲۰۳ ر ب مانانوالہ۔ چک نمبر ۴۰ گ ب ستیانہ بنگلہ۔ چک نمبر ۲۰۳ گ ب۔ چک نمبر ۲۲۶ گ ب۔ چک نمبر ۵۲۸ گ ب مانوپور۔ چک نمبر ۵۵۹ گ ب احمد آباد۔ چک نمبر ۵۶۵ گ ب۔ چک نمبر ۶۴۶ گ ب ٹھٹھہ کالو۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ: - چک نمبر ۵۸/۳ ٹکڑہ۔ گوجیرہ۔

ضلع لاہور: - مغل پورہ۔ اسلامیہ پارک۔ شاہدرہ فیکٹری ایریا۔ باٹا پور۔

ضلع قصور: - جوڑہ۔ چونیاں۔

ضلع ملتان: - ملتان کینٹ، ملتان شہر۔ گلگشت ملتان۔ پیران غائب۔ کوٹے والہ چک نمبر ۹۱ الف۔ ۱۔ آر۔ چاہ مہندی رتہ۔

ضلع وہاڑی: - بورے والہ۔ چک نمبر ۳۷۳ ای۔ بی۔

ضلع لیہ: - چک نمبر ۹۳ ٹی۔ ڈی۔ اے۔ چک نمبر ۱۷۰ ٹی۔ ڈی۔ اے۔ چک نمبر ۱۷۲ ٹی۔ ڈی۔ اے۔ چک نمبر ۲۷۹ ٹی۔ ڈی۔ اے۔

ضلع ڈیرہ غازی خاں: - بستی احمد پور۔ کوٹ قیصرانی۔

ضلع راجن پور: - داجل۔

ضلع بہاول پور: - بہاولپور شہر۔

ضلع بہاول نگر: - چک نمبر ۱۴۱ مراد۔ چک نمبر ۱۶۶ مراد۔ چک نمبر ۱۶۹ ۷۔ R۔ چک نمبر ۱۸۴ ۷۔ R۔ چک نمبر ۱۸۵ ۷۔ R۔ چک نمبر ۱۷۱ ۷۔ R۔ چک نمبر ۲۲۳ ۹۔ آر۔

ضلع ساہیوال: - چک نمبر ۳۰ ۱۱۔ ایل۔ چک نمبر ۱۳۷ ۱۲۔ ایل۔

ضلع اوکاڑہ: - چک نمبر ۵۵ ۲۔ ایل۔ میرک۔ منڈی ہیرا سنگھ۔

ضلع رحیم یار خاں: - چک نمبر ۱ پی۔ چک نمبر ۷۸۔ ۸ عباسیہ۔ چک نمبر ۲۱۳۔ ۲۱۱۔ جھٹہ بھٹہ۔

ضلع سکھر: - ڈہرکی۔ اوباڑو کموں شہید۔ گوٹھ عنایت اللہ۔ میرپور متھیلو۔

ضلع شکارپور: - شکارپور شہر۔

ضلع جیکب آباد: - گندھ بیراج۔ جیکب آباد شہر۔

ضلع لاڑکانہ: - لاڑکانہ شہر۔ وارہ۔ نصیر آباد۔ انور آباد۔ جام خان چانڈیہ۔

ضلع دادو: - سیڈھ۔ خیرپور ناتھن

ضلع خیرپور: - خیرپور میرس۔ گوٹھ نتھے خاں۔ گوٹھ فتح الدین باجوہ۔ گوٹھ سلطان علی گوٹھ غلام محمد چیمہ۔ کروندی۔ گوٹھ علی محمد۔ جمال پور۔ گوٹھ مولوی عبدالسلام عمر۔

ضلع نواب شاہ: - باندھی۔ دوڑ۔ قمر آباد۔

کلرک کی ضرورت

دفتر حدیقۃ المبشرین میں ایک کلرک کی ضرورت ہے۔ امیدوار کا خط اچھا ہو۔ اور تعلیم کم از کم میٹرک ہو۔

الاؤنس صدر انجمن احمدیہ کے قواعد کے مطابق دیا جائے گا۔ خواہشمند احباب مقامی جماعت کی تصدیق کے ساتھ درخواستیں بھجوائیں!

(سیکرٹری حدیقۃ المبشرین۔)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترمہ صادقہ بیگم صاحبہ اہلیہ کمانڈر ڈاکٹر عبداللطیف وفات پا گئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝

خاکسار کی پھوپھی جان محترمہ صادقہ بیگم صاحبہ اہلیہ کمانڈر ڈاکٹر آغا عبداللطیف ریٹائرڈ جائنٹ سیکرٹری ایگریکلچر پنجاب مورخہ ۸ جولائی کو رات ۱۱ بجے کے قریب اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث لاہور میں انتقال کر گئیں۔ ان کی عمر ۶۵ برس تھی وہ استانی میمونہ صوفیہ مرحومہ کی بیٹی اور والد محترم مکرم غلام احمد عطا مرحوم سابق وکیل الزراعت و ناظر زراعت کی ہمشیرہ تھیں

آپ کا جنازہ ۹ جولائی کو ہمارے گھر "بیت العطاء" دارالرحمت شرقی ربوہ لایا گیا۔ اُسی روز نماز عصر کے بعد "البیت المبارک" میں مکرم و محترم صوفی غلام محمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد قبرستان عام میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم و محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے دعا کروائی۔ مرحومہ اپنے حلقہ کی لجنہ کی سرگرم رکن تھیں اور کئی عہدوں پر خدمات انجام دیتی رہیں۔

مرحومہ کی اولاد میں ایک بیٹا میجر عبدالہادی اور تین بیٹیاں طاہرہ بیگم اہلیہ کرنل محمد طیب صاحب لاہور، شاہدہ رشید صاحبہ اہلیہ گروپ کیپٹن رشید احمد بھٹی کراچی اور بشریٰ سمیع مقیم ربوہ اہلیہ شیخ سمیع اللہ صاحب آف سفیئہ انڈسٹریز لمیٹڈ فیصل آباد ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ مرحومہ کو اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کا ہمیشہ حافظ و ناصر رہے۔ آمین!

(کیپٹن ڈاکٹر خالد احمد عطا دارالرحمت شرقی الف ربوہ)

راولپنڈی کے احباب متوجہ ہوں!

راولپنڈی کے وہ احباب جو الفضل دفتر سے براہ راست بذریعہ ڈاک منگواتے ہیں ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ براہ کرم تا اطلاع ثانی اپنے پرچے قرزانہ لائبریری صدر بازار ہاتھی چوک راولپنڈی سے حاصل کریں۔ اس سلسلہ میں اگر کوئی شکایت ہو تو دفتر الفضل سے رابطہ قائم کریں۔

(منیجر الفضل ربوہ)

الفضل کی توسیع اشاعت کیلئے درخواست

امراء کرام اور محترم مربیان و معلمین سلسلہ، قائدین خدام الاحمدیہ، زعماء انصار اللہ اور صدر صاحبات لجنہ اماء اللہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ "الفضل" کی توسیع اشاعت میں بھرپور تعاون فرمائیں۔ احباب جماعت کو توجہ دلائیں کہ الفضل نہ صرف ہمارا جماعتی آرگن ہے بلکہ ہمارے گھروں کے لئے ایک دینی معلم بھی ہے۔

ہم سب کا فرض ہے کہ اسے خود بھی پڑھیں اور دوسرے احمدی بھائیوں کو بھی اس کے خریدار بننے اور پڑھنے کی طرف توجہ دلائیں۔ اس طریق سے اپنے دینی علوم میں اضافہ کے علاوہ ہم اپنے پیارے امام کی دعاؤں کے مستحق بنیں گے۔

خدا تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے۔ آمین!

(منیجر الفضل)

لَا یَشْکُرُ اللّٰہَ مَنْ لَّا یَشْکُرُ النَّاسَ۔ نہیں شکر کرتا اللہ کا جو نہیں شکر کرتا بندوں کا

(حدیث النبی)

"ارشاداتِ عالیہ" (صفحہ اوّل سے آگے)

غرضیکہ خدا ایک موت چاہتا ہے اور میرا تجربہ ہے کہ خدا مومن پر دو موتیں ہرگز جمع نہیں کرتا کہ ایک موت تو اس کی خدا کے واسطے ہو اور دوسری دنیا کی لعن طعن کے واسطے۔ اسے نازک وقت میں چاہیئے کہ جماعت سمجھ جائے اور ایک تیر کی طرح سیدھی ہو جائے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۷۹ - ۲۸۱)

اس کی راہ میں مرنا

دشمنو! ہم اس کی رہ میں مر رہے ہیں ہر گھڑی
کیا کرو گے تم ہماری نیستی کا انتظار

(درثمین)

فیصل آباد کے احباب متوجہ ہوں!

فیصل آباد شہر میں روزنامہ الفضل کی ترسیل یقینی بنانے کے لئے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ وہ احباب جن کو پرچہ براہ راست دفتر سے ملتا تھا اب وہ اپنا پرچہ

محمد اصغر صاحب ایجنٹ الفضل فیصل آباد

بیت الفضل امین پور بازار فیصل آباد سے حاصل کریں۔ کوئی شکایت ہو تو دفتر الفضل سے رابطہ قائم کریں۔

(منیجر الفضل)

بقیہ صفحہ ۴

پس اللہ کا نام لے کر دعاؤں۔ تقویٰ ذکر الٰہی دینی علوم اور خدمتِ دین کے لافانی جذبہ کے ساتھ اٹھیئے۔ کیونکہ بہت دیر ہو چکی۔ اب زیادہ سوچنے کا وقت نہیں۔ خدا پر توکل کرتے ہوئے اپنی زندگیاں خدا کی راہ میں وقف کر دیں اور سب سے زیادہ امن۔ سکینت۔ طمانیت اور عزت و وقار کی زندگی پالیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو پورے اخلاص کے ساتھ مقبول خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے اور ہم خدا کی رضا کی راہوں پر چل سکیں آمین

خط و کتابت کرتے وقت
چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

ترقی کی طرف ایک اور قدم

عوام کی سہولت کے پیش نظر
ربوہ سے جھنگ اور
ربوہ سے ملتان کے لیے
شاہمار ایرکنڈیشنڈ فلائنگ کوچز کی
بکنگ ہمارے آفس میں کی جاتی ہے
المحمود
۴۹۲ برٹش ایرویز انفارمیشن آفس ربوہ

fly the British way
We'll take more care of you.
INFORMATION OFFICE PHONE : 493
British airways
AL-MAHMUD
AQSA ROAD, RABWAH.